نیشنل مجلس عاملہ انصاراللہ کینیڈا کے ساتھ میٹنگ

بعد ازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ''ایوانِ طاہر'' کے میٹنگ روم میں تشریف لے آئے جہاں نیشنل مجلس عاملہ انصاراللہ کی حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ میٹنگ چھ بجکر 35 منٹ پر شروع ہوئی۔حضور نے دعا کروائی۔

بعد ازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نائب صدران سے اُن کے کاموں کے حوالہ سے دریافت فرمایا جس پر نائب صدران نے اپنے سپرد کاموں کے بارہ میں بتایا کہ مختلف ریجنز، علاقے اور عاملہ کے بعض شعبوں کی نگرانی اُن کے سپرد ہے۔

حضور انور نے **قائد عمومی** سے مجالس کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ جس پر قائد عمومی نے بتایا کہ انصار کی 76 مجالس ہیں۔

حضورانور کے اِستفسار پر قائد عمومی نے بتایا کہ ہمیں مجالس سے آن لائن رپورٹس موصول ہوتی ہیں اور متعلقہ قائدین اپنے شعبہ کی رپورٹ پر تبصرہ کرتے ہیں۔صدر صاحب نے بتایا کہ میں بھی ان رپورٹس اور تبصروں کو دیکھ لیتا ہوں۔

قائد تجنید نے حضورانور کے استفسار پر بتایا کہ انصار کی تجنید 4368 ہے اور ''پیس ویلیج'' میں انصار کی تجنید 440 ہے۔

قائد تعلیم نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ سال کے شروع میں سلیبس تیار کیا گیا تھا۔ ابھی تک تین کوارٹر کی تعلیمی رپورٹ آگئی ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ کتنے لوگ امتحان میں حصہ لیتے ہیں؟ اس پر قائد تعلیم نے بتایا کہ ایک چوتھائی انصار حصّہ لیتے ہیں۔ پہلی سہ ماہی میں 1366 انصار نے حصّہ لیا اور دوسری سہ ماہی میں 1169 انصار نے حصّہ لیا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: ماشاءاللہ۔

قائد تبلیغ نے حضور انور کے استفسار پر بیعتوں کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس سال میں بارہ ہوچکی ہیں۔ اس کے علاوہ لیفلیٹس تقسیم کرنے اور کتابیں تقسیم کرنے پر کام ہورہا ہے۔کتاب ''لائف آف محمدؐ'' 2418 تقسیم ہوچکی ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: یہاں آپ کے پاس تقسیم کے بہت سے مواقع ہیں۔ یوکے میں انصار نے کتاب ''لائف آف محمدؐ'' 80 ہزار سے زیادہ تقسیم کی ہے۔ ایک دوسری کتاب "Pathway to Peace" ایک لاکھ سے زیادہ تقسیم ہوچکی ہے۔

اب انصاراللہ یوکے نے دس ہزار کی تعداد میں قرآن کریم تقسیم کرنے کے لئے مانگا ہے۔آپ لوگوں کو بھی چاہئے کہ قرآن کریم تقسیم کریں۔

قائد تبلیغ نے بتایا کہ اس کے علاوہ انصار تبلیغی سٹالز پر کام کرتے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہ تو تبلیغ کا پرانا طریق ہے۔اب کوئی نئی طرز تبلیغ کی دیکھیں۔آپ تلاش کریں کہ کن طریقوں سے بااثر تبلیغ کرسکتے ہیں۔

قائد مال نے بتایا کہ گزشتہ سال ہمارا بجٹ پانچ لاکھ تین ہزار تھا اور ہم نے چھ لاکھ ڈالر سے زائد اکٹھا کیا اور گزشتہ سال 3294 انصار نے چندہ دیا ہے جو کہ ہماری تجنید کا اسّی فیصد ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ لوکل ناظمین سے پتہ کروائیں کہ کتنے انصار حصہ لے رہے ہیں۔گراس رُوٹ لیول پر کام کریں اور شامل ہونے والوں کو شروع سال سے ہی شامل کریں۔ یہ تحریک جدید، وقفِ جدید کا چندہ نہیں ہے۔جنہوں نے نہیں دینا وہ کہہ دیں کہ نہیں دینا۔باقاعدہ انصار کو چندہ کے لحاظ سے ان کا بجٹ بنا کر ایک سسٹم میں لے کر آئیں۔

قائد تربیت کو حضور انور نے فرمایا کہ انصار کی تربیت کی ضرورت ہے۔اس بارہ میں آپ نے کیا کوشش کی ہے؟

اس پر قائد تربیت نے بتایا کہ نماز باجماعت کی ادائیگی پر توجہ دے رہے ہیں۔

حضورانور نے فرمایا کہ آپ انصار کی یہ تربیت کریں کہ وہ اپنے بچوں کی تربیت کریں۔نوجوانوں کی خاص طور پر تربیت کریں۔اپنے بچوں کی یہ تربیت بھی کریں کہ جب بچوں کی شادی ہوتی ہے۔ اپنے لڑکوں، لڑکیوں کو صبر اور حوصلہ کرنا سکھائیں۔اگر کسی کا قصور ہے تو اُسے سمجھائیں۔لڑکے دنیاداری میں زیادہ پڑے ہوئے ہیں جن کی وجہ سے شادیاں برباد ہورہی ہیں۔لڑکیوں کے بھی قصور ہوتے ہیں لیکن زیادہ تر لڑکوں کے بھی ہوتے ہیں۔اس طرف خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

قائد تعلیم القرآن و وقف عارضی سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ نے کتنے وقف عارضی کروائے ہیں۔اس پر قائد موصوف نے بتایا کہ 29/ انصار نے وقف عارضی کی ہے اور کچھ نے کینیڈا میں کی ہے اور کچھ نے بلیز (Belize) میں کی ہے۔

حضورانور نے فرمایا کہ چار ہزار انصار میں سے 29 نے وقف عارضی کی ہے۔ پیچھے پڑ کر وقف عارضی کروائیں۔جن کو قرآن کریم نہیں پڑھنا آتا ان کی کلاس شروع کروائیں۔آپ بھی اب کہتے ہوں گے کہ اب نئے سال میں عاملہ میں آنا ہے کہ نہیں جو اگلا آئے گا وہ کرے گا۔ ہر ایک کو آخر تک کوشش کرنی چاہئے۔

قائد ایثار سے حضورانور نے دریافت فرمایا کہ آپ نے کیا کام کیا ہے؟ آپ کا خدمتِ خلق کا ہی کام ہے۔ Haiti میں زلزلے وغیرہ میں کوئی کام کیا ہے؟ اس پر قائد ایثار نے بتایا کہ لوکل لیول پر کام ہوتا ہے۔ہسپتال وغیرہ جاتے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: کوئی نئے جذبے والا پروگرام بنائیں۔حضور انور کے استفسار پر موصوف نے بتایا کہ 46 سال عمر ہے۔اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہ ایسی تھوڑی عمر ہے کہ بوڑھے ہوگئے ہیں، چلا نہیں جاتا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے صحیح فرمایا تھا کہ جب تک خادم ہوتا ہے صحیح کام کرتا ہے پھر جب چالیس سال اور ایک دن کا ہوجاتا ہے تو کہتا ہے کہ میرے سارے فرائض ختم۔اب میں بس بیٹھ جاؤں۔کوئی نیا کام نہ کروں یا سوچوں۔اب آپ کو چاہئے تھا کہ Haiti میں زلزلہ آیا ہے تو انصار کے پاس جاتے اور توجہ دلاتے کہ خدمتِ خلق کے تحت کوئی چندہ دو اور پھر جو بھی ادارہ کام کررہا ہے، ہیومینٹی فرسٹ یا کوئی اور تو اُس کو دے آتے یا کسی حکومتی ادارے کو دیتے۔اس طرح کے کام کریں۔

کیا آپ چیرٹی واک (Charity Walk) کرواتے ہیں؟ چیرٹی واک انصاراللہ کی اپنی ہونی چاہئے۔ میڈیا کو اس پر بلائیں تاکہ پتہ لگے کہ ہمارے بزرگ بھی کام کرتے ہیں۔

قائد تحریک جدید نے حضورانور کے استفسار پر اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ گزشتہ ماہ تک انصاراللہ کی طرف سے چار لاکھ ڈالرز کی وصولی ہوچکی تھی اور چندہ دہندگان کی تعداد تین ہزار ایک سو چودہ ہے۔گزشتہ سال انصاراللہ کی طرف سے تحریک جدید میں پانچ لاکھ 68 ہزار ڈالرز کی ادائیگی ہوئی تھی۔

قائد وقفِ جدید نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ گزشتہ سال 95 فیصد انصار نے حصّہ لیا تھا اور چار لاکھ 75 ہزار ڈالرز جمع کئے تھے۔اس پر حضورانور ایدہ اللہ نے فرمایا: آپ نے تو کمال کردیا۔

آڈیٹر سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا آپ باقاعدہ آڈٹ کرتے ہیں؟ حسابات چیک کرتے ہیں؟ حساب ٹھیک ہے؟ صرفِ نظر تو نہیں کرتے؟ جس پر آڈیٹر نے بتایا کہ تمام حسابات اور بل وغیرہ چیک کئے جاتے ہیں۔

قائد صحت جسمانی کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ صف دوم کے انصار کے کھیلوں کے مقابلے کروایا کریں۔

قائد اشاعت نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ ''نَحْنُ اَنْصَارُاللّٰہ'' ہمارا رسالہ ہے۔حضور انور نے فرمایا کہ سال میں اس کے تین ایڈیشن شائع ہونے چاہئیں۔

قائد تربیت نومبائعین نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ پندرہ نومبائع انصار ہیں جن کی تربیت کی ذمہ داری سپرد ہے۔حضور انور نے فرمایا کہ ان کو چندوں کے نظام میں شامل کریں۔بے شک ابھی انصاراللہ کا چندہ نہ دیں لیکن تحریک جدید اور وقف جدید میں شامل کریں۔ بیشک دو چار ڈالر سال میں لے کر شامل کریں۔لیکن ان کو چندہ کی اہمیت کا پتہ لگے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اُن کی تربیت کے لئے کیا کررہے ہیں۔ ایک ہی جگہ پر ہیں یا ٹورانٹو میں پھیلے ہوئے ہیں؟ اس پر قائد صاحب نے بتایا کہ زیادہ ٹورانٹو کے ایریا میں ہیں۔ اس کے علاوہ دو تین مانٹریال میں ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ان سب تک آپ کی پہنچ ہوسکتی ہے۔ ان علاقوں میں آپ کے جو منتظمین ہیں ان سے کہیں کہ ان نومبائعین سے رابطہ رکھیں۔صرف چندہ کی تحریک ہی نہیں بلکہ دینی علم بھی ساتھ ساتھ ہونا چاہئے۔ چندہ تو بس اس لئے ہے کہ ان کو پتہ چلے کہ قربانی کرنی ہے اور جماعت کے ساتھ تعلق قائم رکھنا ہے۔ اس کے ساتھ آپ کا ان سے باقاعدہ رابطہ رہے گا۔ لیکن تربیت کے پروگرام بھی بنائیں۔

ایڈیشنل قائد مال نے بتایا کہ وہ قائد مال کی مدد کرتے ہیں۔

معاونین صدر نے بتایا کہ صدر صاحب کی طرف سے جو کام سپرد ہو وہ انجام دیتے ہیں۔

ناظم یارک (York) ریجن نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ ریجن میں انصار کی تعداد 330 ہے اور رپورٹس میں کافی کمزوری ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ رپورٹس میں کمزوری ہے تو پھر ناظم ہونے کا کیا فائدہ؟ اگر کوشش کرتے ہیں تو پھر کچھ کام تو ہونا چاہئے۔ آپ کی رپورٹس پچاس فیصد سے کم نہیں ہونی چاہئیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مختلف ناظمین سے ان کے علاقوں، ان کے سپرد مجالس اور ان کی کارکردگی کا جائزہ لیا۔

عاملہ کے ایک ممبر نے سوال کیا کہ کیا قاضی کے طور پر ایک واقفِ زندگی یا مربی کا نام پیش ہوسکتا ہے؟ اس پر حضورانور نے فرمایا کہ قاضی کے لئے نام پیش ہوسکتا ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ قاضی کا نام صدر کے لئے پیش نہیں ہوسکتا۔قاضی عاملہ کا ممبر

ہوسکتا ہے۔صدر نہیں ہوسکتا۔اگر قواعد میں نہیں لکھا ہوا تو پھر روایت یہی ہے کہ صدر نہیں ہوسکتا۔

ایک سوال یہ کیا گیا کہ ہمیں انصاراللہ کا رسالہ شائع کرنے کے لئے جنرل سیکرٹری کے ساتھ رابطہ کرنا چاہئے یا خود ہی کرسکتے ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ انصاراللہ ایک الگ تنظیم ہے۔آپ اپنے معاملات میں آزاد ہیں سوائے اس کے کہ انصاراللہ یہاں پر باقاعدہ رجسٹرڈ نہیں ہے اس لئے ٹیکس وغیرہ کے مسائل آپ کی جماعت کے پاس ہوتے ہیں۔اس کے علاوہ آپ آزاد ہیں۔کسی کے ذریعہ سے کام نہیں کرنا۔آپ کا براہ راست میرے ساتھ رابطہ ہونا چاہئے۔لیکن ایک ممبر جماعت ہونے کی حیثیت سے آپ جماعت کے تحت ہیں۔

ایک سوال یہ کیا گیا کہ عمومی طور پر نظر آتا ہے کہ خدّام حضور کے ساتھ کافی کاموں میں نظر آتے ہیں لیکن انصاراللہ پیچھے ہیں۔جماعتی سسٹم کیا کہتا ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ مَیں نے پیچھے نہیں کیا۔خود ہی ہٹے ہیں۔جماعتی سسٹم دونوں کے لئے برابر ہے۔جن جن ملکوں میں خدام مستعد اور فعّال ہیں وہ براہ راست تعلق رکھتے ہیں اور لندن آتے ہیں اور میٹنگ بھی کرتے ہیں۔

سیکرٹری تعلیم نے عرض کیا کہ حضور انور اگلے سال کے لئے تعلیم کی تھیم (Theme) مقرر کردیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ خود ہی جائزہ لیں کہ کون سے اہم ایشو ہیں اور پھر اس کے مطابق مقرر کرلیں۔الفضل میں جو میرے خطبات میں سے بعض سوالات آتے ہیں ان کو بھی سلیبس میں شامل کردیں۔

☆......**ایک سوال یہ کیا گیا** کہ جو کتابیں ہم نے تقسیم کرنی ہیں۔اگر یہاں شائع کروائی جائیں تو چالیس فیصد بچت ہوسکتی ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ تفصیل سے سارا جائزہ لے کر مجھے لکھ کر بھجوادیں۔

☆......**ایک ممبر نے سوال کیا** کہ کیا قدرتی آفات کے لئے، خدمت خلق کے لئے، خود فنڈنگ کرسکتے ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: صدر انصاراللہ کی درخواست آنی چاہئے، امیر جماعت اور سیکرٹری مال اس بات کی گارنٹی دیں اور لکھ کردیں کہ لازمی چندہ جات پر اس کا اثر نہیں پڑے گا۔پھر مَیں اس کو منظور کردوں گا۔

اگر فنڈنگ باہر سے کرنی ہو تو اس پر حضور انور نے فرمایا کہ چیرٹی واک کریں گے تو باہر سے فنڈنگ ہوگی۔

یو کے انصاراللہ نے اس طرح ساڑھے تین، چار لاکھ پاؤنڈز جمع کئے ہیں جس میں سے زیادہ سے زیادہ اسّی ہزار احمدیوں کے ہوں گے باقی سب باہر سے جمع ہوئے تھے۔ خدام الاحمدیہ بھی ایسا ہی کرتی ہے۔ اگر آپ یہاں Charities کے ذریعہ قدرتی آفات میں مختلف آرگنائزیشن اور دیگر اداروں کو رقم دیں تو میڈیا کو بھی بلائیں تاکہ عوام کو اس خدمت کا پتہ لگے۔اِس لئے نہیں کہ ہم احسان کررہے ہیں بلکہ اس لئے کہ احمدیت کا پیغام پہنچانے اور تبلیغ کے لئے نئے راستے کھلیں۔عوام میں ایک احساس پیدا ہوگا کہ جماعت ضرورتمندوں کی مدد کررہی ہے۔

☆......**ایک ممبر نے** آن لائن سسٹم کے حوالہ سے **سوال کیا** کہ بعض دفعہ تجنید یا اس طرح کی دوسری ذاتی تفصیلات چاہئے ہوتی ہیں۔کیا وہ لے سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اگر آپ کا سیکیورٹی کے لحاظ سے محفوظ سسٹم ہے تو لے لیں۔اگر مالی معاملات ہیں تو بعض لوگ نہیں دینا چاہتے۔بعض آپ کے ممبر ایسے ہوں گے جو اصولاً نہیں ہونے چاہئیں لیکن ٹیکس بچانے کی خاطر اپنی انکم نہیں دکھاتے وہ اپنی معلومات نہ دیں۔لیکن جنرل معلومات دینی چاہئے۔بس سسٹم سیکیور ہونا چاہئے۔

☆......**ایک ممبر نے عرض کیا** کہ بعض انصار کو کہا جائے کہ انصار کے کوئی پروگرام یا لوکل اجلاس عام میں شامل ہوں تو کہتے ہیں ہم نے بہت سے جماعتی پروگرام میں حصّہ لے لیا ہے۔تو اس وجہ سے ہماری حاضری کم ہوجاتی ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہ ہر جگہ ہوتا ہے۔فکر نہ کریں۔آپ پاکستان میں جب خادم تھے آپ کے اس وقت سال میں چار امتحان ہوتے ہوں گے۔کیا سب خدام چاروں امتحان دیتے تھے؟ بس یہ تو ہوتا ہے۔ انصار کہتے ہیں کہ ہم نے بہت علم حاصل کرلیا ہے تو اصولاً انہیں نہیں کہنا چاہئے۔بس آپ صرف توجّہ دلا سکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ کہنا کہ مَیں نے بہت علم حاصل کرلیا ہے غلط ہے، حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ایک جگہ بیان کیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ الفضل میں کیا ہوتا ہے۔ چھوٹے چھوٹے مضمون ہوتے ہیں، کوئی کام کی بات نہیں ہوتی۔ہمیں اس سے زیادہ علم ہے۔آپؓ نے فرمایا مَیں روزانہ الفضل پڑھتا ہوں۔ مجھے کوئی نہ کوئی فقرہ یا بعض دفعہ نیا مضمون مل جاتا ہے جو فائدہ مند ہوتا ہے اور نئی چیز ہوتی ہے۔شاید ان لوگوں کا میرے سے زیادہ علم ہو جو نہیں پڑھنا چاہتے۔اِس قسم کے لوگوں کا یہی جواب ہے۔ انسان کو علم کا تکبّر ہی مارتا ہے۔جو متکبّر ہے وہ ڈھیٹ بھی ہوتا ہے۔ جب ڈھیٹ انسان ہوتا ہے تو وہ پبلک میں بلاوجہ بولے گا اور باقیوں کو بھی خراب کرے گا۔اس لئے ناظمین اور زعماء کو پہلے ہی دیکھ لینا چاہئے کہ کس طرح کا بندہ ہے اور کس طرح ڈیل کرنا ہے۔

☆......**ایک ممبر نے سوال کیا** ابھی نماز پر حاضری اچھی ہوتی ہے بعد میں اس کو کس طرح قائم رکھیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ کے پاس دوسو ساٹھ گھر بہت قریب ہیں۔میرے خیال میں یہاں کی آبادی دو ہزار سے زیادہ ہوگی۔حاضری تو اچھی ہونی چاہئے۔انصار کو نمازی بنادیں تو نوجوان خود آئیں گے اور بچے بھی آئیں گے۔مَیں نے انصار کو توجہ دلائی ہے کہ بچوں کی تربیت بھی کریں۔بوڑھوں کو تو اپنی عاقبت کی فکر ہونی چاہئے کسی وقت بھی بلاوا آجائے۔پس توجہ دلانا آپ کا کام ہے وہ آپ کرتے رہیں۔یہ تو ہر جگہ ہوتا ہے۔ابھی تو مَیں عارضی طور پر یہاں ہوں۔ اگر مَیں مستقل طور پر یہاں رہوں تو تب بھی حاضری کم ہوجائے۔

مسجد فضل میں بھی مَیں توجہ دلاتا رہتا ہوں۔ کچھ عرصہ بعد ان کی فجر کی حاضری کم ہوجاتی ہے۔خاص طور پر جب گرمیوں کے دن ہوتے ہیں، جب راتیں چھوٹی ہوتی ہیں۔اس دفعہ بھی آپ نے دیکھا ہوگا، مارچ و اپریل میں، مَیں نے جو خطبہ دیا تھا اس میں بتایا تھا کہ اب گرمیاں آرہی ہیں تو حاضری فجر کی قائم رکھنی ہے حالانکہ وہاں تو ڈیڑھ دوسو آدمی نماز پڑھ سکتا ہے۔وہ بھی بعض دفعہ نہیں بھری ہوتی۔یہ تو اوپر نیچے چلتا رہتا ہے۔اسی لئے تو اتنی تنظیمیں بنی ہوئی ہیں۔اگر لوگ خود ہی یہ سب کرنے لگ جائیں تو پھر آپ نے کیا کرنا ہے۔پھر نہ ناظم کی، نہ زعیم کی اور نہ قائد کی ضرورت ہے۔

☆......**ایک ممبر نے یہ سوال کیا** کہ کیا مجلس عاملہ کے ممبر دوسرے شہروں سے بھی ہوسکتے ہیں یا صرف یہاں سے ہی ہوں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہی رواج چل رہا ہے۔ٹورانٹو کے علاقہ میں چار پانچ ہزار تو ہوں گے۔عموماً ہر ملک میں یہی ہے کہ جہاں مرکز ہے اُسی علاقہ سے ہوتے ہیں سوائے امریکہ کے۔ امریکہ کو اجازت دی ہوئی ہے کیونکہ وہ پھیلے ہوئے ہیں اس لئے وہ ہر صوبے میں سے لے لیتے ہیں۔وہاں یہ روایت خدام میں اور انصار میں بھی جماعتی طور پر چل رہی ہے۔ابھی تک مَیں نے اس روایت کو بدلا نہیں۔ہوسکتا ہے کہ بدل بھی دیا جائے۔

☆......**ایک ممبر نے سوال کیا** کہ بعض دفعہ ای میل یا واٹس ایپ پر خلافت یا جماعت کے نظام کے خلاف کوئی گمنام پیغام آتا ہے۔اس کے بارہ میں کیا حکم ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا۔اسی طرح گمنام جواب دے دیا کریں۔آج کل واٹس ایپ پر بھی گمنام خط آتے ہیں۔میرے پاس بھی آتے ہیں۔اس پر کارروائی نہیں کرنی چاہئے۔میں اگر صدر یا امیر جماعت کو بھیجتا ہوں۔اس لئے نہیں بھیجتا کہ اس پر کارروائی کرو۔اس لئے کہ علم میں آجائے کہ اس طرح کے لوگ آپ کی جماعت میں ہیں جو یہ سوچ رکھتے ہیں۔تاکہ آپ لوگ عمومی طور پر اس کی روک تھام کے لئے کوئی پالیسی بنائیں۔سوشل میڈیا پر جواب دے دیا کریں۔باقی تو یہ چیزیں چلتی رہیں گی۔

☆......**ایک ممبر نے سوال کیا** کہ سوشل میڈیا کے حوالے سے آپ نے یہ ذکر بھی کیا تھا کہ لڑکیاں اکاؤنٹ نہ بنائیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ میں نے کہا تھا کہ تصویریں نہ لگائیں۔عمومی طور پر فیس بُک میں مسائل پیدا ہورہے تھے۔بہتر یہی ہے کہ لڑکیاں نہ کریں اور لڑکے بھی نہ کریں۔اس سے تعلق بڑھتا رہتا ہے۔اگر تبلیغ کا بہانہ ہے تو لڑکے لڑکوں کو اور لڑکیاں لڑکیوں کو تبلیغ کریں۔بعض دفعہ لڑکیوں میں بھی اس طرح ہوتا ہے کہ بعض دفعہ دوسری طرف سے لڑکا لڑکی بن کر رابطہ رکھ رہا ہوتا ہے۔جماعت کے اپنے فیس بُک کے اکاؤنٹ ہیں۔'الاسلام' کا بھی ہے۔اس کے ذریعہ تبلیغ کریں تو ٹھیک ہے۔بعض کیس ایسے ہوئے ہیں کہ بے شک چند ایک ہی ہوئے ہیں کہ لڑکیوں نے فیس بُک پر جانا شروع کیا اور آہستہ آہستہ ان کے دماغوں میں زہر بھرنا شروع کردیا گیا اس حد تک کہ وہ جماعت کے خلاف ہوگئیں۔اپنے خاندان کے خلاف بھی ہوگئیں۔اصل میں وہ شادیوں کی وجہ سے پریشان تھیں۔رشتے غیر احمدیوں میں جاکر کرلئے۔یہ برائیاں پیدا ہورہی ہیں۔اس لئے بچنے کی ضرورت ہے۔

میں نے عام طور پر لڑکوں کو بھی کہا ہے۔لڑکیوں کا کیونکہ عزت اور عصمت کا سوال ہے اس لئے خاص زور دیا تھا۔لیکن عمومی طور پر ہر ایک کو کہا تھا۔کئی لوگوں کو مَیں جواب دیتا ہوں کہ اگر تبلیغ کرنی ہے تو جماعتی اکاؤنٹ سے کرو۔

☆......**ایک ممبر نے سوال کیا** کہ حضور یورپ میں اکثر جاتے رہتے ہیں اور اس وجہ سے وہاں کی جماعتیں ایکٹو ہیں۔یہاں پر حضورِ انور کے آنے کی برکت سے لوگ ایکٹو ہوگئے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا ٹھیک ہے اس کو آپ قائم رکھیں۔یورپ میں بھی بعض جگہ سستی ہوجاتی ہے۔آپ کے پیس ویلیج میں چارسو چالیس انصار ہیں۔لیکن زیادہ سے زیادہ تیس چالیس انصار ہیں جو مسجد نہیں آسکتے۔مسجد

میں فجر پر آخری تین چار صفیں خالی ہوتی ہیں۔حالانکہ اس وقت خدام بھی آئے ہوئے ہیں اور باہر سے مہمان بھی آئے ہوئے ہیں۔ان دنوں میں بھی صفیں خالی ہیں۔جرمنی کی مسجد میں میرے خیال میں سات آٹھ سو نمازی آسکتے ہیں۔گرمیوں میں بھی میں جب جاؤں تو بیس پچیس کلومیٹر سے بھی لوگ سفر کر کے فجر پر چار بجے پہنچ جاتے ہیں۔اور مسجد بھری ہوتی ہے۔وہاں کے لوگوں میں شائد رقت زیادہ ہے۔نمازیں پڑھتے ہوئے لگتا ہے ایک خاص ماحول ہے۔ یہاں پر تو سردی ہے چھ سات گھنٹے آپ گھر جا کر سوتے ہیں۔پھر بھی تین چار صفیں خالی ہیں۔کیا انقلاب لائے۔ آج کل بھی یہ حالات ہیں تو ابھی مجھے آئے ہوئے مہینہ بھی نہیں ہوا۔اگر میں دو مہینہ بھی رہوں تو میرے خیال سے صرف اگلی دو صفیں ہوا کریں گی۔اگر انصار آجائیں تو سات سو میں سے ساڑھے تین سو چار سو کی جگہ وہ لے لیں۔کافی مہمان بھی آج کل آئے ہوئے ہیں۔خدام اور اطفال بھی آجاتے ہیں۔تو سات سو کی جگہ پوری ہونی چاہئے۔

☆......**ایک ممبر نے سوال کیا** کہ اللہ کے فضل سے مسی ساگا جو پینتالیس کلومیٹر بنتا ہے وہاں سے ایک بڑی تعداد آتی ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: ٹھیک ہے آتے ہیں۔ دوسری جگہوں پر بھی دُور دُور سے آتے ہیں۔آسٹریلیا میں جب مسجد بنی تھی۔قریب ترین جو دارہ تھا وہ بیس میل پر تھا۔ میں نے سمجھا تھا کہ بعض لوگ عموماً آتے ہیں۔تو جب پوچھا تو اکثر نے کہا کہ ہم فجر اور عشاء پر ریگولر آتے ہیں۔وہاں تو مَیں صرف دو دوروں پر گیا ہوں۔وہ میرے علاوہ بھی وہاں آرہے ہوتے ہیں۔روزانہ فجر اور عشاء پر بیس میل دور سے آرہے ہوتے ہیں۔یہ تو احساس کی بات ہے۔ میں یہاں چھ دفعہ آچکا ہوں۔آسٹریلیا میں دو دفعہ گیا ہوں۔وہاں جانے کے لئے انیس گھنٹے کی فلائٹ چاہئے۔آپ کے پاس چھ سات گھنٹے میں بندہ پہنچ جاتا ہے۔لیکن پھر بھی جن کو احساس ہے وہ آتے ہیں۔

☆......**ایک ممبر نے سوال کیا** کہ کیلگری میں بعض لوگوں کے گھر مسجد سے بہت دور ہیں حضور ہماری راہنمائی فرمادیں کہ اگر ایک ایک حلقہ میں مسجد بن جائے تو بہتری آسکتی ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا۔ ٹھیک ہے، مسجدیں تو جماعت کو ہر جگہ بنانی چاہئیں۔جہاں سو دو سو آدمی ہے چھوٹی مسجدیں بنائیں اور زیادہ بنائیں۔اس سے تبلیغ کے میدان بھی زیادہ کھلیں گے اور تربیت بھی زیادہ ہوگی۔ربجنر میں بڑی بڑی مسجدیں بنانی ہیں۔ایک یہاں بن گئی، اس سے بڑی کیلگری میں بن گئی، اس سے آگے 1500 کلومیٹر پر وینکوور میں مسجد بن گئی۔ٹھیک ہے یہاں فاصلے زیادہ ہیں اس لئے بڑی بنا دیں۔اب چھوٹی مسجدیں بنانے پر بھی رجحان ہونا چاہئے جہاں دو سو آدمی نماز پڑھ سکے۔وہ سستی بھی بن سکتی ہیں۔آپ لوکل امیر صاحب سے بھی بات کریں اور نیشنل امیر صاحب سے بھی۔ہر جگہ بات کریں۔

حضور انور نے فرمایا: میں تو ہر دفعہ یہ کہتا ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حوالہ پڑھتا ہوں کہ اگر جماعت کا تعارف کروانا ہے تو مسجدیں بناؤ۔یہ بات جماعتی فورم پر رکھیں۔مسجدیں چھوٹی چھوٹی بنا دیں، یہ ضروری ہے۔کیلگری اتنی بڑی جماعت ہے وہاں پر چھوٹی چھوٹی مساجد بنی چاہئیں۔یہاں بھی مسجدوں کی ضرورت ہے اور مسس ساگا میں تو با قاعدہ کوئی مسجد نہیں ہے۔دو ہزار کے قریب وہاں تجنید ہے۔کیلگری کی کل تجنید تین ہزار ہے۔ مسجد کے علاقہ میں چھ سات سو لوگ ہوں گے۔آٹھ دس کلومیٹر کے اندر ایک ہزار۔آپ نے اب کیلگری کو 9 حلقوں میں تقسیم بھی کیا ہے۔تو وہاں دو تین مسجدیں تو ہونی چاہئیں۔

کیلگری میں جن صاحب کے سپرد مسجد کی دیکھ بھال کی ذمہّ داری ہے انہیں حضورِ انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ وہاں سے شکائتیں آتی رہتی ہیں کہ آپ سختی کرتے ہیں۔سختی کرنا ضروری نہیں۔ پیار سے بھی سمجھایا جا سکتا ہے۔ اگر حضرت موسیٰ کو اللہ تعالیٰ نے فرعون کی طرف جاتے ہوئے کہا کہ قول لیّن سے کام لینا، تو کیا احمدیوں کو بھی آرام سے نہیں سمجھا سکتے۔ٹھیک ہے بچے بعض دفعہ چیزیں توڑ دیتے ہیں۔ہماری مسجد بیت الفتوح لندن میں، اس کی لفٹ روز خراب رہتی تھی۔ اب تو خیر آگ کی وجہ سے استعمال نہیں ہو رہی۔اس میں بھی بچے جا کر دھکے دے دے کر اس کا سسٹم ہلا دیتے تھے اور ہر روز وہاں مستری آیا ہوتا تھا۔پھر وہاں ڈیوٹی لگانی پڑی تھی۔تو کسی کی ڈیوٹی لگا دیں۔ایک مہینہ جب وہ دیکھیں گے کہ یہاں کوئی ڈیوٹی پر ہے جو پیار سے سمجھاتا ہے تو آپ ہی وہاں سے دوڑ جائیں گے۔مسجد میں کھڑے ہو کر اعلان کروا دینا اور سختی کرنا غلط طریقہ ہے۔

اس پر موصوف نے عرض کیا کہ اب روانی سے کام چل رہا ہے۔اب کہنا چھوڑ دیا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: یہ بھی نہیں کہ جماعت کے اموال کی حفاظت نہ کرو۔جہاں شکایت ہوتی ہے پتہ کریں۔اس کے لئے مختلف طریقے اختیار کریں۔لوگوں کو سمجھانے کے مختلف طریقے ہوتے ہیں۔

مجلس عاملہ انصاراللہ کی یہ میٹنگ ساڑھے سات بجے تک جاری رہی۔ بعدازاں عاملہ کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ شرف مصافحہ حاصل کیا اور تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔